سوال

(133)غائبانہ نمازِجنازہ کی شرعی حیثیت

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

اسلام آباد سے محمد اکرم پوچھتے ہیں کہ غائبانہ نمازجنازہ کی شرعی حیثیت کیا ہے؟ کتاب وسنت کی روشنی میں مفصل جواب دیا جائے۔

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

غائبانہ نمازجنازہ کے متعلق علمائے متقدمین میں اختلاف ہے۔ حضرت امام احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ اور دیگر جمہور سلف صالحین اسے جائزکہتے ہیں جبکہ احناف اور مالکی حضرات اسے ناجائزخیال کرتے ہیں۔ ہمارا رجحان جواز کی طرف ہے جس کی دلیل مندرجہ ذیل فرمان نبوی ہے: ''آج حبشہ سے تعلق رکھنے والا ایک نیک سیرت انسان (شاہ حبش) فوت ہو گیا ہے آؤ ہم اس کی نماز جنازہ پڑھیں۔'' راوی کہتے ہیں کہ ہم نے صفیں درست کیں اور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازجنازہ ادا کی، (نمازجنازہ کے وقت) ہم نے صف بندی کررکھی تھی۔ (بخاری، کتاب الجنائز)
صحیح بخاری کی ایک دوسری روایت میں ہے کہ

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو ساتھ لے کر عیدگاہ تشریف لےگئے اور وہاں چار تکبیروں کے ساتھ اس کی نمازجنازہ ادا کی۔'' (کتاب الجنائز)

بعض لوگ کہتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس کی نمازجنازہ کا اہتمام اس لیے کیا تھا کہ مسلمانوں کی سرزمین کے علاوہ (لغیر ارضکم) غیر ملک فوت ہوا تھا اور اس کا جنازہ نہیں پڑھا گیا تھا، یہ بات عقل کے خلاف ہے کہ ایک ملک کا سربراہ مسلمان ہو اور اس کے اسلام کا چرچا بھی ہوچکا لیکن وہاں اس کا ہم نوا نہ ہو حتی کہ اعیان سلطنت اہل خانہ اور دوست واحباب بھی اس نعمت سے محروم رہے ہوں اور اس کی نمازجنازہ نہ پڑھی گئی ہو۔ (الفتح الربانی: 7/223)
"لغیر ارضکم کا مطلب یہ ہے کہ وہ سرزمین مدینہ فوت نہیں ہوا اگر یہاں فوت ہوتا تو تم ضرور اس کا جنازہ پڑھتے، لہذا تم اس کی نمازجنازہ ادا کرنے کا اہتمام کرو۔ (عون المعبود: 2/198)

البتہ غائبانہ نمازجنازہ کےلئے مندرجہ ذیل باتوں کو ملحوظ رکھنا چاہیے:

(1) فوت ہونے والا اچھی شہرت اور سیاسی، مذہبی اور علمی حیثیت کا حامل ہو، ہرچھوٹے بڑے کی نمازجنازہ غائبانہ طور پر درست نہیں۔

(2) غائبانہ نمازجنازہ کی ادائیگی میں سیاسی یا مالی مفادات وابستہ نہ ہوں، صرف اللہ کی رضاجوئی مطلوب ہو۔

(3) اس کےلئے اعلانات یا انتظار یا دیگر ذرائع کو استعمال نہ کیا جائے، جیساکہ ہمارے ہاں آج کل رواج کے طور پر کیا جاتا ہے۔

(4)وہاں تقاریر خطابات کا بھی قطعاً اہتمام نہ ہو، ایسا کرنا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور صحابہ کرام رضی اللہ عنہم سے ثابت نہیں ہے۔

هذا ما عندي والله أعلم بالصواب

فتاوی اصحاب الحدیث

جلد:1 صفحہ:164